فتنہ خاکسار پارٹی

عنایت اللہ مشرقی

کون تھا؟

از علامہ عبد الحکیم اختر خاں
شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ بانیِ خاکسار پارٹی کے کارنامے

جناب عنایت اللہ مشرقی (المتوفی ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء) اِس تحریک کے بانی تھے۔ شروع میں خاکسار پارٹی ایک سیاسی جماعت کے بطور نمودار ہوئی۔ بیلچہ اُن کا علامتی نشان تھا۔ بظاہر یُوں معلوم ہوتا تھا کہ ہندی مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اِن کا نصب العین ہے لیکن حقیقت میں یہ بھی برٹش گورنمنٹ کی ایک پُراسرار اور خوشنما چال تھی۔ مشرقی صاحب کے بارے میں پیرزادہ بہاء الحق قاسمی امرت سری نے مؤتمر خلافتِ قاہرہ کے پیشِ نظر لکھا تھا:

"نام نہاد مؤتمرِ خلافتِ قاہرہ مصر منعقدہ ۱۳ مئی ۱۹۲۶ء میں جب ملحد عنایت اللہ مشرقی ہندی مسلمانوں کا خود ساختہ نمائندہ بن کر شریک ہُوا تو ہندوستان اور ترکی و مصری اخبارات نے مشرقی کو برطانوی جاسوس قرار دیا۔ چنانچہ روزنامہ 'زمیندار' لاہور نے، جو آجکل اپنی مخصوص مصلحتوں کے ماتحت اِسی جاسوس کی تحریکِ خاکساری کا بہت بڑا حامی ہے، ۴ جولائی ۱۹۲۶ء کی اشاعت کے صفحہ ا پر اخبار البلاغ مصر مجریہ ۵ جون ۱۹۲۶ء کے ایک مقالہ کا ترجمہ شایع کیا، جس میں ترکی کے مشہور اخبار 'وقت' کے حوالہ سے مشرقی کو برطانوی جاسوس کہا گیا تھا۔ اِس پر خود مدیرِ زمیندار نے جولائی ۱۹۲۶ء کی اشاعت کے صد۲ پر لکھا ہے:

"ہم نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ لبعض حلقوں میں یہ شُبہ کیا جا رہا ہے کہ مشرقی صاحب کی حیثیت طوطی پسِ آئینہ کی ہے اور اُن کی یہ نقل وحرکت اپنے استاذِ ازل کے ایماء واشارہ کا نتیجہ ہے۔ اِس کے ساتھ ہی ہم نے لکھا تھا کہ اگر یہ شُبہ غلط اور بے بنیاد ہے تو حکومت کو چاہیے کہ وہ بے تعلقی کا اعلان

اور شیطان سے مراد وہ حیوانی طاقت ہے (جو انسان میں کھانے پینے کے لیے موجود ہے۔ اِس کے بعد) اُس نے (اپنی خرافات کو جاری رکھتے ہوئے) وہ خیالات پیش کیے ہیں جن کو کوئی ایمان دار بلکہ عقلمند بھی زبان پر نہیں لا سکتا۔ پھر تعجب ہے (کہ اِن خرافات کے متعلق زور سے لکھتا ہے) کہ یہی حق اور اصل اسلام ہیں اور اُس کا دعویٰ ہے کہ میرے سوا قرآن مجید کو (کسی نے آج تک نہیں سمجھا) اور اُسے یہ بھی دعویٰ ہے کہ اِس وقت (مسلمانوں کا) امیر (اور خلیفۃ المؤمنین) میں ہی ہُوں۔ پھر حکم دیتا ہے کہ زکوٰۃ مجھے دیا کرو (اور یہ بھی کہتا ہے کہ) میرا بیت المال ہی صدقات کا صحیح مصرف ہے۔

(علاوہ بریں) اپنے ہفتہ وار اخبار الاصلاح میں اور اپنے رسالہ مولوی کا غلط مذہب میں اور اپنی اردو تفسیر میں اور اپنی کتاب اشارات میں وہ خیالات پیش کیے ہیں جو اُمتِ محمدیہ کے عقاید کو پاش پاش اور اجماعِ امت کی بوٹی بوٹی کرتے ہیں اور قرآنِ مجید کی قطعی آیات اور متواتر احادیثِ نبویہ کے صریح خلاف ہیں، دیکھو مقدمہ عربیہ صفحات مندرجہ ذیل ..... (تاکہ) اُس کی خرافات کا آئینہ (آپ کے سامنے آجائے)۔ غرضیکہ اُس کے یہ چند خیالات مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ علاوہ بریں ایک اور عجیب خرافات یہ بھی ہے اور بڑے دعوے سے کہتا ہے کہ علمائے ازہر نے مجھے علاّمہ کا خطاب دیا ہے اور میری تفسیر کی نہایت تعریف کی ہے۔ اب اِن خرافات کے متعلق جناب کی رائے کیا ہے؟ اور اُس تفسیر کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ جو ان امور پر مشتمل ہے اور اس شخص کے متعلق اور اِس کے فہمِ قرآن کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟ (اور یہ بھی بتایا جائے کہ) کیا واقعی علمائے ازہر نے اِس کتاب کو دیکھ کر اِسے علاّمہ کا خطاب دیا ہے؟

المستفتی: عبداللہ شاہ مبلّغِ اسلام پشاور۔ ہندوستان"[1]

---

[1] بہاء الحق قاسمی، مولوی: ضربِ کاری بر مذہبِ خاکساری، ص ۳ تا ۶

اِس اِستفتاء کا جامعہ ازہر کے بزرگ ترین عالم علامہ یوسف الدجوی المالکی نے عربی میں طویل جواب لکھا اور اُن کے فتوے پر چھ علمائے کرام کی تصادیق مع مُہر و دستخط ہیں، جن کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ شیخ مصطفیٰ حمامی، شاہی خطیب، مسجد زینبی، قاہرہ، مصر۔

۲۔ علامہ محمد حبیب اللہ الشنقیطی، نائب پرنسپل، جامعہ ازہر، مصر۔

۳۔ شیخ عبدالرحمٰن الجزیری الشافعی، استاد جامعہ ازہر، مصر۔

۴۔ علامہ محمد زاہد الکوثری مشیخۃ الاسلام، وکیل دولتِ عثمانیہ، ترکیہ۔

۵۔ شیخ مصطفیٰ صبری، سابق شیخ الاسلام، ترکی۔

۶۔ شیخ خلیل خالدی حنفی، خطیب بیت المقدس۔

مذکورہ فتوے کے بارے میں ابوالضیا جناب پیرزادہ محمد بہاء الحق قاسمی نے مشرقی صاحب کے خیالات پر تبصرہ کرتے ہُوئے بعض ضروری امور کی وضاحت بھی فرمائی ہے۔ موصوف کا وُہ بیان قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کرنے کی خاطر پیشِ خدمت ہے:

'عنایت اللہ مشرقی کے پیشِ نظر کوئی تعمیری پروگرام قطعاً نہیں۔ اُس کا مقصدِ وحید تخریب اور صرف تخریب ہے۔ علمائے کرام کا وجود باجود اُس کے تخریبی پروگرام کی تکمیل میں چونکہ سب سے بڑی رُکاوٹ ہے، اِس لیے وُہ ان حضرات کے خلاف مرزا غلام احمد قادیانی اور دُوسرے اعدائے اسلام کی طرح منافرت پھیلا کر اپنے ملحدانہ مقاصد کی اشاعت کے لیے راستہ صاف کرنا چاہتا ہے۔ اُس نے ہندوستان کے علمائے کرام کو گالیاں دِیں کیونکہ یہی حضرات اُس کے فریب سے آگاہ تھے اور انھیں سے اُس کو واسطہ پڑتا تھا۔ لیکن مصر کے علماء کی نسبت اُس نے یہ بے بنیاد اور سراسر جھُوٹا پروپیگنڈا کیا کہ وُہ تذکرہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور کہ وُہ صاحبِ تذکرہ کو علاّمہ کا خطاب دے چکے ہیں.....

مجلسِ علمی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت کی طرف سے جامعہ کے

فاضل مدرس مولانا سید محمد یوسف شاہ بنوری پشاوری بعض ضخیم کتبِ فقہ کی طباعت اور علمائے ممالکِ اسلامیہ کے ساتھ روابط پیدا کرنے کے سلسلے میں مصر، بیت المقدس، ٹرکی اور حجاز مقدس کو تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں کے علماء کے سامنے مشرقی کی کتاب تذکرہ کو پیش کر کے اُن سے اِس کی نسبت فتویٰ طلب کیا۔ چنانچہ مصر کے جلیل القدر عالم علامہ یوسف دجوی مالکی نے فتویٰ لکھا، جس کی تائید و تصدیق مصر کے دُوسرے علماء کے علاوہ ٹرکی، بیت المقدس اور مکہ معظمہ کے علمائے کرام نے فرمائی۔ یہ فتویٰ حکومتِ مصر کے سرکاری رسالہ الاسلام مجریہ ۲، ارشوال ۱۳۵۷ھ مطابق ۹، دسمبر ۱۹۳۸ء میں چھپ چکا ہے، اِس لیے کسی اَلَدُّ الخِصَامِ کے لیے یہ کہنے کی گنجائش نہیں کہ یہ فتویٰ جعلی ہے۔ یہ فتویٰ اِس امر کا واضح ثبوت ہے کہ مشرقی کی تکفیر اور اُس کے عقائد کی تغلیط و تکذیب میں علمائے ہند متفرد نہیں ہیں بلکہ ممالکِ اسلامیہ کے علماء بھی اِس باب میں علمائے ہند کے ہمنوا ہیں۔ اب اِس کے بعد مشرقی کے لیے اِس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں ہے کہ یا تو اِس فتوے کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہُوئے اپنے عقاید کفریہ سے توبہ کرے یا حسبِ عادت پوری دلیری سے علمائے ہند کی طرح علمائے مصر وغیرہ کو بھی بے نقط گالیاں دے کر اپنے دل کی بھڑاس نکالے۔" [1]

دُوسرا استفتاء علمائے مکہ مکرمہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، جس کا امام مسجدِ حرام، جناب ابوالسمح نے ۱۱ محرم ۱۳۵۸ھ کو جواب تحریر فرمایا اور اپنے فتوے میں مشرقی صاحب کے متعلق لکھا کہ: لا شك فی كفرہ وجهلہ۔ اِس فتوے کی مسجدِ حرام کے ایک مدرس محمد سلطان المحصوی نے تصدیق کی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ انگریز بہادر کے چلے جانے کے بعد یہ فرقہ پاکستان کے اندر ایک عضوِ معطّل بن گیا اور عالیجناب مشرقی صاحب کی وفات کے ساتھ

---

[1] بہاء الحق قاسمی: ضرب کاری بر مذہب خاکساری، ص ۲

ہی خاکساری فتنہ بھی زندہ درگور ہوگیا تھا۔ اب چند خاکساروں کا وجود اگر کہیں نظر آجاتا ہے تو ایسے حضرات اُس آندھی کے تنکے یا فتنے کی اُس گرم بازاری کے آثارِ قدیمہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر فتنہ باز و فرقہ ساز کے شر سے بچائے۔ آمین۔ برٹش گورنمنٹ نے اپنے دورِ اقتدار میں اسلام دشمنی سے سرشار ہوکر، مسلمانوں کے خرمنِ دین و ایمان میں آگ لگانے کی خاطر، مصلحین کے رُوپ میں کیسے کیسے تخریب کار کھڑے کیے، جو قوم کے سامنے بڑے خوشنما رنگوں میں آئے اور رہبری کے بھیس میں رہزنی کرتے رہے۔ اتنے لصوصِ دین کھڑے کر دینے پر بھی انگریزی حکومت کی اسلام دشمنی کا جذبہ سرد ہونے میں نہ آیا۔ مسلمانوں کے خلاف اُس کی بھڑکی ہوئی آتشِ غیظ و غضب بجھنے کا نام نہ لیتی تھی، جسے دیکھ کر ہر صاحبِ نظر بے ساختہ کہہ اُٹھتا تھا: ؎

بسمل تو ہوتے سیکڑوں ہی سرد تڑپ کر
ٹھنڈا مرے قاتل کا مگر دِل نہیں ہوتا